

حج کا طریقہ اساس کے احکام

نائب مدیر کے قلم سے

کی ماں نے اس کو (گناہوں سے پاک) جنا تھا، تمام اعمال اسی وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شرف قبولیت حاصل کرتے ہیں۔ جب امام اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ادا ہوں اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنی زندگی کے تمام معاملات کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات کے مطابق گزاریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین۔

ان دنوں چونکہ حجاج کرام کے قافلے حج بیت اللہ کیلئے روانہ ہو رہے ہیں اس لئے ان بھائیوں کی راہنمائی کیلئے زیر نظر مضمون میں حج کا طریقہ اور اس کے مسائل تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں تاکہ سب مسلمان بھائی ان اعمال کو کتاب و سنت کے مطابق ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کتاب و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

حج کی اقسام

سب سے پہلے تو یہ جاننا ضروری ہے کہ حج کی اقسام کتنی اور کون کون سی ہیں تاکہ اس کو سمجھنا اور ادا کرنا آسان ہو۔ حج کی تین قسمیں ہیں۔

☆ حج مفرد

☆ حج تمتع

☆ حج قرآن

حج مفرد وہ ہوتا ہے جو صرف حج کیا جائے اس کے ساتھ عمرہ ادا نہ کیا جائے۔ حج تمتع وہ ہوتا ہے کہ حج کے دنوں میں عمرہ ادا کر کے احرام کھول دینا اور حج کیلئے دوبارہ احرام

احادیث رسول اللہ میں مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

العمرۃ الی العمرۃ کفارة لما بینہما والحج المبرور لیس له جزاء الا الجنة (بخاری: کتاب العمرۃ)

عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے جو بھی ان دونوں کے درمیان ہے (یعنی دو عمروں کے درمیان جتنے گناہ ہوں گے عمرہ سے وہ معاف ہو جاتے ہیں) اور حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہی ہے۔ مزید فرمایا:

ان الحج یہدم ما کان قبلہ (مسلم: ۶/۱، کتاب الایمان)

بیشک حج پہلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ ایک دفعہ امام کا نات ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا:

من حج لہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ (بخاری: ۲۰۶/۱، کتاب الایمان)

جو شخص اللہ کی رضا کیلئے حج کرے تو اس نے بیہودہ بات یا کام اور فسق و فجور والا کوئی کام نہ کیا تو وہ حج سے اس طرح واپس لوٹے گا جس طرح اس

الحمد لله رب العالمین . والصلاة والسلام علی سید المرسلین اما بعد فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم: ولله علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا (آل عمران: ۹۸)

اللہ تعالیٰ نے انسان کے دنیاوی زندگی گزارنے کے کچھ اصول اور قواعد و ضوابط بیان فرمائے ہیں۔ جن کا نام اسلام ہے۔ اللہ رب العزت کا فرمان عالی ہے:

ان الدین عند الله الاسلام ان اصول وضوابط میں ایک اہم ضابطہ بیت اللہ شریف کا حج کرنا ہے۔ جو کہ ہر صاحب استطاعت مسلمان پر فرض ہے۔ ہادی کا نات محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا الله وان محمد رسول الله و اقام الصلوۃ و ایتاء الزکوۃ والحج و صوم رمضان (بخاری: ۶/۱، کتاب الایمان)

حج بیت اللہ کی ادائیگی کی فضیلت بہت زیادہ

باندھ کر حج ادا کرنا۔

ہے۔ احرام حقیقت میں تو اس نیت اور ارادے کا

جج قرآن اس کو کہتے ہیں کہ حج اور عمرہ دونوں کا ارادہ کرنا۔ اکٹھا تلبیہ پڑھنا ایک ہی احرام میں حج و عمرہ ادا کرنا، یعنی عمرہ کے بعد احرام کھولنا نہیں۔ بلکہ حج ادا کر کے پھر احرام کھولنا۔ ان میں سے حج تمتع کرنا افضل ہے۔

نام ہے جو حاجی یا معتمر اپنے دل سے کرتا ہے کیونکہ نیت کا تعلق دل سے ہی ہے البتہ اس کے اظہار کیلئے دو چادریں بطور لباس استعمال کی جاتی ہیں۔ جو اس بات کا اظہار و اقرار ہوتا ہے کہ یہ شخص ہمہ قسم کے دنیاوی معاملات سے الگ ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری کیلئے اس کے گھر کی طرف جا رہا ہے۔

جب کوئی تلبیہ پکارتا ہے تو اس کے دائیں بائیں زمین کے آخری کناروں تک تمام پتھر درخت اور کنکر بھی تلبیہ پکارتے ہیں (بلند آواز سے صرف مرد تلبیہ پکاریں، عورتیں آہستہ آواز سے ہی تلبیہ پکاریں)۔

عمرہ ادا کرنے کا طریقہ

تلبیہ کے الفاظ:

رسول اللہ ﷺ ان الفاظ سے تلبیہ پکارتے

اس تقسیم کے بعد اب ضروری ہے کہ حج کا طریقہ بیان کرنے سے پہلے عمرہ ادا کرنے کا طریقہ بیان کیا جائے تاکہ حج تمتع یا حج قرآن کرنے والے بھائیوں کیلئے مسئلہ سمجھنا آسان ہو۔ عمرہ ادا کرنے والے حضرات اگر تو میقات (وہ جگہ جہاں سے حاجی احرام باندھتے ہیں) کے باہر سے آ رہے ہیں تو میقات پر احرام باندھیں گے۔ اگر میقات کے اندر رہتے ہیں تو جہاں ہیں وہیں سے (اپنے گھر سے) احرام باندھ لیں ان کو میقات پر آنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ جو لوگ حرم کی حدود میں رہتے ہیں ان کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض علمائے کرام فرماتے ہیں کہ وہ بھی اپنے گھر سے ہی احرام باندھ لیں اور بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ اس کو حرم کی حدود سے باہر نکل کر احرام باندھنا چاہئے۔ احتیاط اسی میں ہے کہ اہل حرم، حرم کی حدود سے باہر نکل کر احرام باندھیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

احرام باندھنے کا طریقہ

تھے:

حج یا عمرہ ادا کرنے کیلئے احرام باندھنا ضروری ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو چادریں لیکر ایک کو بطور تہ بند باندھ لیا جائے اور دوسری چادر اوڑھ لی جائے مگر سر ننگا رہے۔ احرام باندھنے سے قبل غسل کرنا خوشبو استعمال کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اگر نماز کا وقت ہے تو نماز کے بعد احرام باندھا جاسکتا ہے۔ اس کیلئے الگ نفل پڑھنے کی ضرورت نہیں اور اگر نماز کے وقت کے علاوہ احرام باندھنا ہے تو وضو کر کے دو نفل ادا کر کے احرام باندھنا چاہئے۔ احرام باندھنے سے قبل اللهم لبیک العمرة کے الفاظ سے اپنی نیت اور ارادے کا اظہار کیا جائے۔ احرام باندھنے کے بعد بلند آواز سے تلبیہ پکارا جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تلبیہ پکارنے کا حکم بھی فرمایا ہے۔ اور فضیلت بھی بیان فرمائی۔ ارشاد نبوی ہے:

لبیک البہم لبیک، لا شریک لک لبیک، ان الحمد والنعمۃ لک والملک، لا شریک لک (بخاری، کتاب المناسک)

اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں اور تمام نعمتیں تیری عطا کی ہوئی ہیں، اور بادشاہی بھی تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔

تلبیہ کہنے کے بعد جو مناسب سمجھیں دعا کر سکتے ہیں۔ جن کو عربی دعائیں یاد ہوں وہ عربی میں پڑھ لیں جو عربی نہیں جانتے وہ کسی دوسری زبان میں بھی دعا کر سکتے ہیں لیکن اس کیلئے ہاتھ نہیں اٹھائے جائیں گے۔

بیت اللہ میں پہنچ کر طواف کرنے سے پہلے تلبیہ کہنا بند کر دیا جائے اور اپنی اوپر والی چادر کا ایک حصہ دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال کر دائیں کندھے کو ننگا کر لیا جائے۔

احرام کیا ہے؟

حج یا عمرہ کی ادائیگی کا پہلا رکن احرام باندھنا

ما من ملب یلبی الالبی ما عن یمینہ و شمالہ من حجر اور شجر او مدر حتی تقطع الارض من ہا هنا . و ہا هنا (ابن ماجہ،

اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ پھر آب زمزم پئیں۔ آب زمزم کھڑے ہو کر بھی پیا جاسکتا ہے اور اس موقع پر رسول اللہ ﷺ سے کوئی خاص دعا پڑھنا ثابت نہیں۔ البتہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ دعا پڑھنا ثابت ہے۔

اللهم انی اسئلك علما نافعا ورزقا واسعا وشفاء من کل داء
اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، نفع بخش علم، بہت رزق اور ہر بیماری سے شفا کا۔
رسول اللہ ﷺ نے بھی ارشاد فرمایا:
ماء زمزم لما شرب له (ابن ماجہ، کتاب المناسک)
آب زمزم جس ارادے سے پیا جائے وہ پورا ہو جاتا ہے اس لئے اس موقع پر کوئی بھی دعا کی جاسکتی ہے۔

اس کے بعد حجر اسود کا استلام کریں پھر ابتداء بما بدء اللہ بہ کہتے ہوئے صفا پہاڑی پر آجائیے، اور پہاڑی پر چڑھتے ہوئے اس آیت کی تلاوت کرنی چاہئے:
ان الصفا والمروة من شعائر اللہ
فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح علیہ
ان یطوف بہما ومن تطوع خیرا فان اللہ
یشاکر علیہم۔
بے شک صفا اور مروہ (پہاڑیاں) اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرتے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان

جائے اور بیت اللہ شریف کا طواف حجر اسود سے شروع کیا جائے سب سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دیں اگر یہ ممکن نہ ہو تو اپنا ہاتھ یا چھڑی حجر اسود کو لگا کر ہاتھ یا چھڑی کو بوسہ دے دیں اور اگر ہاتھ یا چھڑی لگانا بھی ممکن نہ ہو تو دور سے اشارہ کر دینا ہی کافی ہے۔ اس موقع پر دھکم پیل اور دوسروں کو تنگ کرنا سے ثابت ہے:

بعض لوگ عرفات میں جا کر نہ تو نمازیں جمع کرتے ہیں اور نہ ہی قصر کر کے پڑھتے ہیں (ایسا کرنے والے لوگ رسول اللہ ﷺ کی سنت اور طریقے کی مخالفت کرتے ہیں) حتیٰ کہ دوسرے لوگوں کو بھی اس کی تعلیم دیتے ہیں اور سادہ لوح لوگوں کو کبھی رش اور کبھی مسجد کی دوری جیسے بہانے سنا کر باجماعت نماز پڑھنے سے محروم کر دیتے ہیں۔ پاکستان سے جانے والے حجاج کرام کو جو کتب بطور راہنمائی دی جاتی ہیں ان میں بھی یہ تعلیم دی گئی ہے کہ آپ نماز پڑھنے کیلئے مسجد میں نہ جائیں بلکہ اپنے خیمے میں ہی بیٹھے رہیں ذکر اذکار کرتے رہیں اور ظہر کے وقت ظہر اور عصر کے وقت عصر کی نماز (الگ الگ) ادا کریں۔

قطعا درست نہیں ہے۔ پھر دائیں جانب سے طواف شروع کریں (یعنی طواف کرتے ہوئے بیت اللہ شریف آپ کی بائیں جانب ہو) اس طرح سات چکر مکمل کر لیں۔ (ایک چکر حجر اسود سے شروع کر کے حجر اسود تک پہنچنے سے پورا ہوتا ہے) ہر چکر میں حجر اسود کو بوسہ دیں یا استلام کریں یعنی بوسہ دیں یا ممکن نہ ہو تو ہاتھ یا چھڑی لگا کر اس کو بوسہ دے لیں اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو صرف اشارہ کر دیں۔ طواف کے پہلے تین چکروں میں دھڑکی چال چلیں (یعنی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائیں اور تیز حرکت کریں جیسے عام طور پر ورزش میں کیا جاتا

ہے) اس کو رمل کہتے ہیں۔ باقی چار چکر عام درمیانی چال چلتے ہوئے مکمل کریں۔ دوران طواف ذکر اذکار استغفار کریں یا کوئی بھی دعا پڑھیں کیونکہ طواف کی کوئی مخصوص دعا نہیں ہے۔ البتہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے:

ربنا انصافی الدنیا حسنة وافی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار (ابوداؤد ۲۶۰/۱، کتاب المناسک)
اے ہمارے رب ہم کو دنیا و آخرت میں بہتری عطا فرما اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا لے آمین۔
جب سات چکر پورے ہو جائیں تو پھر حجر اسود کو بوسہ دیں یا استلام کریں اس کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے یا اس کے قریب یا پھر جہاں بھی جگہ ملے دو رکعت نماز ادا کرنی چاہئے پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورہ قل یا ایہا الکافرون

دونوں کا طواف (سعی) کرے اور جو کوئی نفل طور پر یہ نیکی کرے تو اللہ تعالیٰ قدر دان ہے جاننے والا ہے۔ اسکے بعد صفا پہاڑی پر کھڑے ہو کر قبلہ رخ ہو کر تین مرتبہ یہ الفاظ کہے جائیں:

اللہ اکبر اللہ اکبر، اللہ اکبر لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له له الملك وله الحمد وهو على کل شیء قدير لا الہ الا اللہ وحده انجز وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده (مسلم/۳۹۵، کتاب الحج)

اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الہ (معبود) نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کیلئے بادشاہی ہے تمام تعریفیں بھی اس کیلئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے ہی تمام لشکروں کو شکست دی۔ اس کے بعد صفا سے مروہ پہاڑی تک جائیں یہ ایک چکر ہوگا پھر مروہ سے واپس صفا پر جائیں تو یہ دوسرا چکر ہوگا اسی طرح سات چکر پورے کئے جائیں۔ سبز ستونوں کے درمیان مردوں کو دوڑنا چاہئے اور دوران سعی (چکر لگاتے وقت) جو دعائیں اور اذکار یاد ہوں وہ پڑھی جائیں۔ صفا مروہ کی سعی کے بعد مرد حضرات سر کے بال منڈوائیں یا کٹادیں اور خواتین چند ایک بال تھوڑے سے کاٹ لیں۔ اب عمرہ کے تمام ارکان ادا ہو گئے اس کے بعد احرام کھول کر عام کپڑے پہن لیں اور اب وہ تمام کام

جو احرام کی حالت میں منع تھے وہ کرنے جائز ہو گئے۔

حج کرنے کا طریقہ

اوپر جو طریقہ بیان ہوا ہے وہ صرف عمرہ ادا کرنے کا طریقہ تھا چونکہ عمرہ میں کوئی خاص دن یا وقت مقرر نہیں ہے یہ کسی بھی وقت کیا جاسکتا ہے جبکہ اسکے برعکس حج کے مخصوص اوقات ہیں جن میں ارکان حج کو ادا کیا جاسکتا ہے۔ تو اب ذیل میں حج افراد یا مفرد ادا کرنے کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے البتہ جو امور (باتیں) حج اور عمرہ کی مشترکہ ہیں اختصار کی وجہ سے ان کی طرف صرف اشارہ ہی کیا جائیگا۔ کیونکہ وہ چیزیں عمرہ کے طریقے میں بالتفصیل ذکر ہو چکی ہیں۔

حج کے مہینوں میں میقات سے احرام باندھنا (آج کے دور میں ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر کرنے والے اپنے ملک کے ایئر پورٹ سے ہی احرام باندھ سکتے ہیں البتہ وہ نیت میقات پر پہنچ کر کریں گے) احرام سے قبل اللهم لیبک حجاً کہہ کر اپنی نیت اور ارادے کا اظہار کیا جائے۔ باقی احرام کے متعلق تمام امور وہی ہیں جو عمرہ کے احکام میں بیان ہوئے ہیں۔ مکہ المکرمہ میں آ کر بیت اللہ کا طواف کرنا چاہئے اس کو طواف تہیہ یا قدم کہتے ہیں۔ کوشش کرنی چاہئے کہ ۸ ذی الحجہ کو ظہر سے پہلے پہلے آدمی منی میں پہنچ جائے اگر کسی وجہ سے دیر ہو جائے تو جائز ہے۔ منی میں پانچ نمازیں، ظہر، عصر، مغرب، عشاء (۸ ذی الحجہ کے دن کی) اور نماز فجر (۹ ذی الحجہ کی) باجماعت قصر

کر کے ادا کی جائیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے حج کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فلما کان یوم الترویة توجھوا الی منی فاهلوا بالحج و رکب رسول اللہ ﷺ فصلی بها الظھر والعصر والمغرب والعشاء والفجر ثم مکث قليلا حتی طلعت الشمس (مسلم/۳۹۶، کتاب الحج) جب ترویہ (۸ ذی الحجہ) کا دن آیا تو صحابہ کرام نے حج کا احرام باندھا اور منی کی طرف روانہ ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ بھی سواری پر نکلے اور منی میں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء اور فجر کی نمازیں ادا کیں۔ سورج طلوع ہونے تک قیام فرمایا، حضرت حارثہ بن وہب الخزامی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

صلیت خلف رسول اللہ ﷺ بمنی والناس اکثر ما کانوا فصلی رکعتین فی حجة الوداع (مسلم/۲۳۳، کتاب الصلوة باب صلوة المسافرین وقصرھا)

میں نے حجة الوداع کے موقع پر منی میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور بھی بہت سے لوگ تھے آپ نے صرف دو رکعتیں پڑھائیں۔

(۹ ذی الحجہ کو سورج کے طلوع ہونے کے بعد ذکر کرتے ہوئے تبلیغ پکارتے ہوئے یا لا الہ الا اللہ اکبر اور سبحان اللہ کا وظیفہ پڑھتے ہوئے عرفات کے میدان میں روانہ ہو جائیں اور اس دن روزہ نہیں رکھنا چاہئے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حجاج کرام کو عرفہ کا روزہ رکھنے

سے منع فرمایا ہے۔

منی سے آتے ہوئے میدان عرفات میں داخل ہونے سے پہلے وادی نمرہ میں زوال آفتاب تک رکیں اور زوال آفتاب کے بعد عرفات میں داخل ہوں یہ مستحب اور افضل ہے اگر کسی مجبوری کی وجہ سے نہیں رک سکا تو زوال آفتاب سے پہلے بھی میدان عرفات میں داخل ہوا جا سکتا ہے۔ وادی نمرہ میں زوال آفتاب کے بعد مسجد نمرہ میں پہلے امام صاحب کا خطبہ سننا چاہئے اور پھر نماز ظہر اور عصر جمع کر کے باجماعت نماز قصر (صرف دو، دو رکعت) ادا کریں اور ان دونوں نمازوں ظہر اور عصر کے درمیان کوئی نفل وغیرہ نہ پڑھیں جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ ایک طویل حدیث میں ہے:

فسار رسول اللہ ﷺ (ولا تشك قريش الا انه واقف عند المشعر الحرام كما كانت قريش تصنع في الجاهلية فاجا رسول الله ﷺ) حتى اتى عرفه فوجد القبة قد ضربت له بنمرة فنزل بها حتى اذا زاغت الشمس امر بالقصواء فرحلت له فأتى بطن الوادي فخطب الناس ثم اذن ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر ولم يصل بينهما شيئا ثم ركب رسول الله ﷺ حتى اتى الموقف (مسلم 1/394، کتاب الحج)

بعض لوگ عرفات میں جا کر نہ تو نمازیں جمع کرتے ہیں اور نہ ہی قصر کر کے پڑھتے ہیں (ایسا

کرنے والے لوگ رسول اللہ ﷺ کی سنت اور طریقے کی مخالفت کرتے ہیں) حتیٰ کہ دوسرے لوگوں کو بھی اس کی تعلیم دیتے ہیں اور سادہ لوح لوگوں کو کبھی رش اور کبھی مسجد کی دوری جیسے بہانے سنا سنا کر باجماعت نماز پڑھنے سے محروم کر دیتے ہیں۔ پاکستان سے جانے والے حجاج کرام کو جو کتب بطور راہنمائی دی جاتی ہیں ان میں بھی یہ تعلیم دی گئی ہے کہ آپ نماز پڑھنے کیلئے مسجد میں نہ جائیں بلکہ اپنے خیمے میں ہی بیٹھے رہیں ذکر اذکار کرتے رہیں اور ظہر کے وقت ظہر اور عصر کے وقت عصر کی نماز (الگ الگ) ادا کریں۔

یہ صریحاً رسول اللہ ﷺ کی مخالفت ہے اس لئے ایسا کرنے والے اور خلاف سنت تعلیم دینے والوں کو اللہ سے ڈرنا چاہئے۔

مسلمان بھائیو!!

اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق دی ہے اور آپ حج کی ادائیگی کے سلسلہ میں عرفات میں پہنچے ہیں تو آپ کی رسول اللہ ﷺ سے محبت کا تقاضا ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی سنت کو اپنائیں۔ کیونکہ میری آپ کی بلکہ سارے جہان کی کامیابی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے مبارک احکام اور طریقے پر عمل کرنے میں ہی ہے۔ ظہر اور عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد میدان عرفات میں وقوف کریں اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں استغفار کریں۔ اپنے لئے دعائیں کرنے کے

ساتھ ساتھ زندہ وفوت شدگان مسلمان بھائیوں کو بھی اپنی دعاؤں میں شریک کرتے ہوئے ان کیلئے بھی دعائیں کیجئے۔

وقوف عرف

عرفات کے میدان میں یہ وقوف کرنا حج کا رکن ہے اگر کسی حاجی سے یہ رہ گیا تو اس کا حج ادا نہیں ہوگا۔ اس لئے پوری احتیاط سے کوشش کریں کہ طریقہ نبوی ﷺ کے مطابق اس کو ادا کریں اس کا وقت ۹ ذی الحجہ زوال آفتاب (سورج ڈھلنے) کے بعد شروع ہوتا ہے۔ ۱۰ ذی الحجہ کی فجر طلوع ہونے سے پہلے تک ہے اس سے پہلے وقوف کرنا جائز نہیں بہتر تو یہی ہے کہ ظہر، عصر وہاں ہی ادا کر کے بعد میں وقوف کرے لیکن اگر کوئی شخص لیٹ ہو گیا ہے یا اس کو کوئی بھی عارضہ پیش آ گیا ہے تو طلوع فجر تک اس کو اجازت ہے وہ کسی بھی وقت عرفات میں پہنچ کر وقوف کر سکتا ہے۔

میدان عرفات میں جہاں بھی جگہ مل جائے وہی وقوف کرنا چاہئے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

عرفة كلها موقف (مسلم) کہ عرفات کا میدان سارے کا سارا وقوف کی جگہ ہے۔

وقوف کیا ہے؟

وقوف کا معنی ہے ٹھہرنا۔ احادیث میں حجاج کرام کے عرفات کے میدان میں ٹھہرنے کو وقوف کہا جاتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ قبلہ رخ ہو کر اور ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں، رسول

اللہ ﷺ کا طریقہ مبارک یہی تھا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

واستقبل القبلة فلم يزل واقفا حتى غربت الشمس (مسلم: ۱/۳۹۸)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كنت رديف النبي ﷺ بعرفات فرفع يديه يدعو (نسائي، کتاب الحج)

یوم عرفہ کی فضیلت:

۹ ذی الحجہ کی بہت زیادہ فضیلت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

ما من يوم اكثر من ان يعتق الله فيه عبدا من النار من يوم عرفة وانه ليدنو ثم يباهي بهم الملائكة فيقول ما اراد هو لاء (مسلم: ۱/۳۴۶، کتاب الحج)

یوم عرفہ ہی وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ باقی دنوں کی نسبت زیادہ بندوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کرتے ہیں۔

اس روز اللہ تعالیٰ (اپنے بندوں کے) بہت قریب ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے ان کی وجہ سے فخر کرتا ہے اور فرشتوں سے پوچھتا ہے یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خير الدعاء دعاء يوم عرفة وخير ما قلت انا والنبيون من قبلي لا اله الا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير (ترمذی) بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور

بہترین کلمات جو میں نے کہے اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام نے کہے وہ یہ ہیں:

لا اله الا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير.

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کیلئے بادشاہی ہے اور اسی کیلئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

غروب تک میدان عرفات میں وقوف کریں سورج غروب ہونے کے بعد بغیر نماز مغرب ادا کئے مزدلفہ کو روانہ ہو جائیں۔

مزدلفہ میں قیام:

عرفات سے واپسی پر سکون، آرام سے چلتے ہوئے مزدلفہ پہنچ کر نماز مغرب اور عشاء ایک اذان اور دو الگ الگ اقامتوں سے جمع کر کے پڑھیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حتى اتى المزدلفة فصلى بها المغرب والعشاء باذان واحد و اقامتين ولم يسبح بينهما شيئا (مسلم: ۱/۳۹۸، کتاب الحج)

حتی کہ آپ مزدلفہ پہنچے تو وہاں آپ نے ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ مغرب اور

عشاء کی نمازیں ادا کیں۔ مزدلفہ میں بھی عرفات کی طرح نمازیں قصر ہی ادا کی جائیں گی۔ صبح فجر کی

نماز معمول سے ہٹ کر وقت سے کچھ پہلے اندھیرے میں ہی ادا کر لینی چاہئے اور نماز کے بعد مزدلفہ میں وقوف کرنا چاہئے بہتر اور افضل تو یہی

ہے کہ مشعر الحرام کے قریب کھڑے ہو کر دعائیں کی جائیں لیکن اگر جگہ نہ ملے تو حجاج کرام مزدلفہ میں

جہاں جہاں ٹھہرے ہوئے ہیں وہی کھڑے ہو کر دعائیں کر سکتے ہیں۔ ۱۰ ذی الحجہ کا سورج طلوع ہونے سے پہلے پہلے مزدلفہ سے منیٰ کو روانہ ہو

جائیں اگر کسی وجہ سے تاخیر ہو گئی تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح عورتیں اور بچے معذور اور بیمار، مزدلفہ میں نماز فجر ادا کئے بغیر آدھی رات کو ہی منیٰ کی طرف روانہ ہو سکتے ہیں۔

مزدلفہ سے منیٰ آتے ہوئے بلند آواز سے تلبیہ پکارتا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اور آرام و سکون سے یہ سفر کرنا چاہئے البتہ وادی محضر (جس جگہ اصحاب الفیل کا واقعہ پیش آیا) سے تیزی سے گزرتا چاہئے۔

منیٰ میں واپسی

۱۰ ذی الحجہ کو مزدلفہ سے منیٰ پہنچ کر سب سے پہلے جمرہ عقبہ (جو مکہ کی جانب ہے) کو سات کنکریاں ماریں پھر اس کے بعد قربانی کی جائے اور پھر حجامت بنوائی جائے بال منڈوائے جائیں یا صرف کٹوائے جائیں دونوں طرح جائز ہے۔ بال منڈوانے کو حلق اور کٹوانے کو قصر کہتے ہیں۔ البتہ حلق افضل ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

ان رسول الله ﷺ رمى جمره العقبة ثم انصرف الى البدن فنحوها والحجاء جالس وقال بيده عن راسه

مار کر بغیر وہاں ٹھہرے واپس آ جانا چاہئے۔

طواف وداع

۱۳ ذوالحجہ ہجرات کو کنکریاں مار دی جائیں تو اب مکہ واپس آ کر بیت اللہ کا طواف کریں آج زمزم پینیں اور صفا مروہ کی سعی کریں اس کو طواف وداع کہتے ہیں۔ اور یہ اس وقت کرنا چاہئے جب مکہ مکرمہ سے اپنے شہر یا ملک کو رخصت ہونے کا ارادہ اور تیاری ہو یہ طواف بھی واجب ہے اگر یہ رہ گیا تو اس کے بعد میں ایک قربانی کا جانور ذبح کرنا ہوگا۔

حج تمتع

گذشتہ سطور میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ حج تمتع اس حج کو کہتے ہیں کہ جس میں حج کے ساتھ عمرہ بھی ادا کیا جائے اور پھر عمرہ اور حج ادا کرنے کا طریقہ بالتفصیل اور بالترتیب ذکر ہو چکا ہے۔ جس کو دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں صرف اتنا عرض کرنا مقصود ہے۔ کہ اشھر حج (شوال، ذی قعدہ اور ذوالحجہ کے پہلے آٹھ دنوں میں حج تمتع کی نیت سے عمرہ ادا کرے خواہ کسی مہینے اور کسی دن ادا کرے کیونکہ آٹھ ذوالحجہ سے توج کے مناسک کی ادائیگی شروع ہو جاتی ہے۔ اور عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول دے اور حج کے دنوں کا انتظار کرے اور ۸ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ کر حج کے مناسک ادا کرے (جیسا کہ بیان ہو چکا ہے) تو اس کو حج تمتع کہتے ہیں، تمتع کا معنی ہے فائدہ اٹھانا اس شخص نے ایک توج کے ساتھ عمرے کا فائدہ اٹھایا ہے اور

طواف کسی شرعی عذر کی وجہ سے ۱۰ ذی الحجہ کو نہ کر سکے تو ۱۳ ذی الحجہ تک کسی بھی دن کر سکتا ہے۔

طواف زیارت کرتے ہوئے رمل نہیں کرنا چاہئے اور طواف کے بعد آب زمزم پینا چاہئے، صفا، مروہ کی سعی بھی کرے جیسا کہ طریقہ مذکور ہو چکا ہے۔ (۱۰، ۱۱ کی درمیانی رات) منی میں واپس آ کر گزاری جائے منی سے باہر رات گزارنے کی صورت میں ایک قربانی بطور کفارہ کرنا واجب ہے۔

ایام تشریق

ذوالحجہ کی گیارہ، بارہ، اور تیرہ تاریخ کو ایام تشریق کہا جاتا ہے۔ ان دنوں کی راتیں حجاج کرام کو منی میں گزارنا ہوتی ہیں۔ اور ہر روز زوال آفتاب کے بعد تینوں ہجرات (جرہ اولیٰ، وسطیٰ، عقبہ) کو ہر روز کنکریاں مارنا (یاد رہے کہ ۱۰ ذوالحجہ کو مزدلفہ سے واپسی پر جرہ عقبہ کو کنکریاں زوال سے پہلے ماری جاتی ہیں مگر باقی تین دن زوال کے بعد ماری جائیگی) اس دوران کثرت سے اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ کا وظیفہ کرنا چاہئے اس کے علاوہ کوئی اور مسنون ورد وظیفہ بھی کیا جاسکتا ہے سحری جمار کے وقت تکبیر (اللہ اکبر) کہیں اور رمی کریں (کنکریاں ماریں) اگر کوئی آدمی روزانہ مکہ آ کر دن کے وقت بیت اللہ کا طواف کر لیا کرے تو یہ اس کیلئے بہتر ہے، ضروری نہیں یاد رہے کہ ہجرات کو کنکریاں مارتے وقت جرہ اولیٰ اور جرہ وسطیٰ کو کنکریاں مارنے کے بعد قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعائیں مانگنا چاہئیں لیکن جرہ عقبہ کو کنکریاں

فحللق شقہ الایمن فقسمة فیمن یلیہ ثم قال احلق الشق الاخر فقال ابن ابو طلحة فاعطاه اياه (مسلم: ۳۲۱/۱، کتاب الحج)

رسول اللہ ﷺ نے (مزدلفہ سے آنے کے بعد پہلے) جرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں پھر آپ اونٹوں کی طرف آئے اور انہیں ذبح کیا اور قریب ہی جام بیٹھا ہوا تھا آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے سرموٹھ ہنسنے کا حکم دیا تو اس نے آپ ﷺ کی دائیں جانب کے بال موٹھھے تو آپ ﷺ نے وہ بال قریب بیٹھے ہوئے لوگوں میں تقسیم کر دیئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ دوسری جانب سے موٹھ دو پھر آپ ﷺ نے پوچھا ابو طلحہ کہاں ہے؟ (جب وہ آئے) تو آپ ﷺ نے وہ بال ان کو دے دیئے۔

۱۰ ذی الحجہ کو منی میں مذکورہ ارکان اسی ترتیب سے ادا کرنے چاہئیں لیکن اگر غلطی سے ان میں تقدیم و تاخیر ہو جائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کوئی حرج نہیں۔

طواف زیارت:

قربانی اور حجامت سے فراغت پر حاجی کیلئے بیوی کے علاوہ باقی وہ تمام امور جائز ہو جاتے ہیں جو احرام کی حالت میں منع تھے مثلاً خوشبو وغیرہ استعمال کرنا۔

اسکے بعد مکہ مکرمہ آ کر بیت اللہ کا طواف کریں جس کو طواف زیارت یا طواف افاضہ کہتے ہیں۔ اور یہ حج کا رکن ہے اگر گرہ جائے توج ادا نہیں ہوگا البتہ اس میں اتنی گنجائش ہے کہ اگر کوئی آدمی یہ

دوسرا درمیان میں احرام کھول کر کئی دنیاوی فائدے بھی حاصل کئے ہیں اس لئے اس کو حج تمتع کہتے ہیں۔

حج قرآن

حج قرآن ادا کرنے کا طریقہ بھی وہی ہے جو حج تمتع کا ہے کہ پہلے عمرہ ادا کیا جائے اور بعد میں حج کے مناسک ادا کئے جائیں فرق ان دونوں میں صرف اتنا ہے کہ حج تمتع کرتے ہوئے عمرہ کر کے احرام کھول دیا جاتا ہے مگر قرآن میں عمرہ ادا کر کے احرام کھولتے نہیں بلکہ احرام کی حالت میں ہی حج کے دنوں کا انتظار کیا جاتا ہے اور پھر حج کر کے احرام کھولا جاتا ہے باقی تمام امور اس طرح ادا کرنے ہیں جیسا کہ حج اور عمرہ کے طریقہ میں الگ الگ تفصیل سے بیان ہو چکے ہیں۔

قربانی

حج تمتع اور حج قرآن کرنے والوں پر قربانی کرنا فرض ہے۔ اگر کسی کے پاس قربانی کی گنجائش نہ ہو تو وہ دس روزے رکھے تین روزے تو ایام حج (۱۲، ۱۳، ذوالحجہ) میں رکھے اور سات روزے جب گھر (اپنے ملک یا شہر) میں واپس آجائے ارشاد رب العزت ہے:

فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَمَا فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ (البقرہ: ۱۹۶) جو شخص عمرہ کے ساتھ حج کا فائدہ اٹھائے اس پر جو میسر ہو قربانی

ہے۔ جو شخص قربانی نہ پائے وہ تین روزے ایام حج میں اور سات واپس آ کر رکھ لے یہ مکمل دس ہیں۔ قربانی کا جانور مونا تازہ اور مسنہ (دودانت والا یعنی جس کے سامنے والے دودانت گر کر دوبارہ اُگے ہوں) ہونا چاہئے۔ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مَسْنَةً إِلَّا أَنْ يَعْسَرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جِزْعَةً مِنَ الضَّانِ (مسلم: ۱۵۵/۲، کتاب الاضاحی)

مسنہ کے علاوہ ذبح نہ کرو مگر یہ کہ تمہیں مشکل پیش آجائے تو بھیڑ کا جذعہ (کھیرا) ذبح کرلو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجبوری کے علاوہ صرف مسنہ (دودانت) جانور ہی قربانی کرنا چاہئے اگر واقعی مجبوری بن جائے تو پھر بھیڑ کی قسم سے چھترایا دنبہ کھیرا (جذعہ) قربانی دیا جاسکتا ہے۔ بکرا، اونٹ، گائے تو مجبوری کی حالت میں بھی کھیرے قربانی نہیں کئے جاسکتے۔ نیز یہ قربانی حجاج کرام میں سے حج تمتع یا حج قرآن والوں پر فرض ہے حج مفرد (ایکلا) حج کرنے والوں کیلئے قربانی ضروری نہیں اگر چاہیں تو کر سکتے ہیں اللہ تعالیٰ اجر و ثواب عطا فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ اب آخر میں چند ضروری امور اشارۃً بیان کئے جاتے ہیں:

ارکان حج

حج کے چار ارکان ہیں اگر ان میں سے کوئی بھی رہ گیا ادا نہ ہو سکا تو حج نہیں ہوگا۔

۱۔ احرام

۲۔ وقوف عرفہ

۳۔ طواف زیارت

۴۔ سعی (حج تمتع یا قرآن کرنے والا، دوسری

کر یکا ایک عمرہ کی اور دوسری حج کی۔ حج ادا کرنے والے پر صرف ایک سعی فرض ہے)۔

واجبات حج

واجبات حج سے مراد ہے کہ یہ چیزیں ادا کرنا فرض ہیں۔ لیکن اگر ان میں سے کوئی عمل رہ گیا تو اس کے بدلے میں قربانی بطور نذریہ دی جائیگی جس سے اس کمی کی تلافی ہو جائیگی۔ جبکہ ارکان میں سے کسی رکن کے رہ جانے کی صورت میں قربانی اس کا بدل نہیں بن سکتی۔

۱۔ میقات سے احرام باندھنا۔ ۲۔ مغرب تک عرفات میں وقوف کرنا۔ ۳۔ سورج طلوع ہونے سے تھوڑا پہلے تک مزدلفہ میں رات گزارنا۔ ۴۔ ایام تشریق کی راتیں منی میں گزارنا۔ ۵۔ حجرات کو کنکریاں مارنا۔ ۶۔ حجرہ عقبہ کی رمی کے بعد حجامت بنوانا۔ ۷۔ طواف وداع کرنا۔

شرائط حج

اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر حج فرض کیا ہے۔ کچھ لوگ اخراجات تو برداشت کر سکتے ہیں مگر کوئی دوسری رکاوٹ یا عارضہ پیش آ جاتا ہے۔ تو جب تک یہ عارضہ اور رکاوٹ دور نہیں ہو جاتی اس وقت تک ان سے یہ فریضہ ساقط ہو جاتا ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں چند شرائط حج کی فریضت کیلئے پایا جانا ضروری ہے:

۱۔ صاحب استطاعت ہونا۔

غریب اور فقیر آدمی پر حج فرض نہیں ہے۔

۲۔ آزاد ہونا، غلام پر حج فرض نہیں ہے۔

۳۔ عاقل ہونا، بیوقوف اور پاگل پر حج فرض نہیں ہے۔

۴۔ بالغ ہونا، نابالغ بچے پر حج فرض نہیں اگر کوئی کریگا تو اس کا اجرا اسکے والدین کو ملے گا۔ اور

اسے بلوغت کے بعد اگر صاحب استطاعت ہے تو حج ادا کرنا ہوگا۔

۵۔ مسلمان ہونا

۶۔ صحت مند ہونا

راستہ کا پر امن ہونا، اگر راستے میں جان کا خطرہ ہو تو پھر بھی حج کا فریضہ ساقط ہو جاتا ہے۔

حکومت کی طرف سے رکاوٹ نہ ہونا، اگر حکومت رکاوٹ بن جائے کہ وہ اپنے کفر یا ظلم کی

وجہ سے حج کی اجازت نہیں دیتی تو پھر بھی اس شخص سے عدم ادائیگی حج کی وجہ سے مواخذہ نہیں ہوگا۔

اگر کے علاوہ اگر حج پر جانے والی عورت ہے تو اس کے لئے مزید دو شرطیں ہیں۔

۱۔ اس کا محرم اس کے ساتھ ہو۔

۲۔ حالت عدت میں نہ ہو۔

یاد رہے کہ ان شروط کے مکمل ہونے پر ہی حج فرض ہو جاتا ہے اگر کسی کے پاس مالی طاقت ہے مگر وہ خود حج نہیں کر سکتا تو اسکو چاہئے کہ وہ کسی

دوسرے کا خرچہ برداشت کر کے اس کو حج پر بھیج دے جو اس کی طرف سے مناسک حج ادا کر دے

اسکو حج بدل کہتے ہیں لیکن اس کیلئے شرط یہ ہے کہ حج بدل کرنے والے نے پہلے اپنا حج ادا کیا ہو۔

مباحات احرام

بعض چیزیں ایسی ہیں جو عام حالات میں تو استعمال ہو سکتی ہیں یا وہ کام کئے جاسکتے ہیں لیکن

احرام باندھنے کے بعد وہی چیزیں یا کام محرم کیلئے حرام قرار دی گئی ہیں۔ پہلے ان امور کا ذکر کیا جاتا

ہے، جو حالت احرام میں جائز ہیں۔

۱۔ غسل کرنا

۲۔ سر اور بدن کھجلا نا

۳۔ مرہم بڑی کروانا

۴۔ ادویات استعمال کرنا

۵۔ آنکھوں میں سرمہ یا دوائی ڈالنا

۶۔ احرام کی چادریں بدلنا

۷۔ انگٹھی، گھڑی، عینک پٹی یا چھتری

وغیرہ استعمال کرنا

۸۔ بغیر خوشبو کے تیل یا صابن استعمال کرنا

۹۔ سمندری شکار کرنا

ممنوعات احرام

بعض چیزیں احرام کی حالت میں منع ہیں۔

۱۔ لڑائی جھگڑا

۲۔ تمام گناہ اور نافرمانی کے کام

۳۔ خوشبو لگانا

۴۔ نکاح کرنا، کرانا یا نکاح کا پیغام بھجوانا

یعنی منگنی وغیرہ کرنا

۵۔ بیوی کے پاس جانا

۶۔ خشکی کا شکار کرنا

۷۔ شکاری کی مدد کرنا

۸۔ شکار کیا ہوا جانور ذبح کرنا

۹۔ بال یا ناخن کاٹنا

یہ امور تو مردوں اور عورتوں کو مشترکہ تھے مگر مردوں کیلئے تین چیزیں اور بھی منع ہیں:

۱۔ سلا ہوا کپڑا پہننا

۲۔ سر پر ٹوپی پہننا یا بگڑی باندھنا

۳۔ موزے یا جرابیں پہننا

اگر جو تانہ ہونے کی صورت میں موزے

پہننا پڑیں تو ان کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لیا جائے

اور دو چیزیں ایسی ہیں جو عورتوں کیلئے مشترکہ امور

کے علاوہ منع ہیں:

۱۔ نقاب استعمال کرنا (عورتیں اپنی

چادروں کو ہی اس طریقہ سے استعمال کر سکتی ہیں کہ

پردہ بھی ہو جائے اور الگ سے نقاب کی شکل بھی نہ

بنے۔

۲۔ دستانے پہننا

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت

اپنے خاص فضل و کرم سے تمام مسلمانوں کو کتاب و

سنت کے مطابق زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا

فرمائے، سینات سے درگزر فرمائے اور حسنت کو

قبول فرما کر اجر و ثواب سے نوازے، جن کو حج کی

توفیق ملی ہے۔ ان کو اس کا پورا پورا بدلہ عطا فرمائے

اور جو ابھی تک اس سعادت سے محروم ہیں اللہ تعالیٰ

ان کو حج بیت اللہ کی سعادت نصیب فرمائے۔

آمین یا رب العالمین

ربنا آتھافی الدنیا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا

عذاب النار

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم وتب علينا انك

انت التواب الرحيم

اللهم وفقنا لما تحب وترضى